نہ سہی کچھ مگر اتنا تو کیا کرتے تھے

شہزاد احمد

www.ilmkidunya.com

معنی	الفاظ
ضد، تاکید	اصرار
واجب القتل، مار ڈالنے کے قابل	گردن زدنی
بڑائی، بزرگی	عظمت
لفظی معنی زخم کو ٹانکے لگانا مراد: دادرسی کرنا، حوصلہ بندھنا	زخم سینا

اشعار کی تشریح

شعر نمبر ۱ ۔

نہ سہی کچھ مگر اتنا تو کیا کرتے تھے

وہ مجھے دیکھ کے پہچان لیا کرتے تھے

www.ilmkidunya.com

تشریح

شہزاد احمد کہتے ہیں کہ میرا محبوب مجھے ہمیشہ نظر انداز کرتا ہے وہ میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا تو ایسا ہی صحیح میرے لیے تو یہی کافی ہے کہ وہ مجھے پہچان تو لیتا ہے اس سے میں شہزاد احمد اپنے محبوب کے بارے میں کہتے ہیں کہ میرے محبوب مجھے کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے تھے مگر اتنا ضرور کرتے تھے کہ پہچاننے سے انکار نہیں کرتے تھے اب اس نے پہچاننے سے بھی انکار کردیا ہے اور انجان بن گئے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

شعر نمبر۲۔

آخر کار ہوئے تیری رضا کے پابند

ہم کہ ہر بات پہ اصرار کیا کرتے تھے

تشریح

کس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ بالآخر میں اپنے محبوب کی رضا مندی پر اکتفا کرنے لگا ہو ہلاکی میں تو اپنی ہر بات پر بضد رہتا تھا شاعر کے مطابق اس نے اپنے محبوب کی رضا مندی کی آگے اپنی نظر چھوڑ دی ہے اس شعر میں شاعر شہزاد احمد کہتے ہیں کہ ایک وقت وہ تھا کہ میں ہر وقت محبوب سے ملواتا تھا اور اگر وہ انکار کرتا تو میں اصرار کرکے اپنا مطلب

حاصل کر لیتا تھا لیکن اب وقت نہیں رہا میں بھول سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اب تم حکم کرتے ہو اور میں تعمیل

کرتا ہوں یعنی تیرے حکم کا غلام بن گیا ہوں۔

شعر نمبر ۳۔

خاک ہیں اب تیری گلیوں کی وہ عزت والے

جو تیرے سحر کا پانی نہ پیا کرتے تھے

تشریح

شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ اے محبوب لوگ بہت خوددار تھے اور اپنی خودداری کی وجہ سے تیرے شہر کا پانی تک پی ناگوار نہ کرتے تھے آج وہ تیرے عشق میں تیری گلی کوچوں کی خاک چھانتے پھر رہے ہیں شاعر شہزاد احمد اپنے اس شعر میں کہتے ہیں کہ تیری گلیوں کے وہ معزز لوگ جو اپنے آپ کو بہت بڑا اور عظیم خیال کرتے تھے عورت سے نفرت کی وجہ سے تیرے شہر کا پانی بھی گوارہ نہیں کرتے تھے اب ان کی عزت خاک میں مل گئی ہے اور وہ حقیر و ذلیل ہو گئے ہیں اور تیری گلی میں خاک بن گئے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

شعر نمبر۴۔

اب تو انسان کی عظمت بھی کوئی چیز نہیں

لوگ پتھر کو خدا مان لیا کرتے تھے

تشریح

شاعر اس شعر میں انسان کی برتری اور بزرگی کے بارے میں بات کرتا ہے کہ انسان میں کوئی قدرومنزلت نہیں رہی اس سے میں شہزاد احمد کہتے ہیں کہ لوگ پتھروں کیپوجا کرتے تھے اور اسے خدا مان کر اس کے آگے سجدہ نذیر بھی تھے لیکن اب ایسا زمانہ آگیا ہے کہ انسان کی عظمت بھی جا رہی ہے اور انسان جو اشرف المخلوقات ہے ذلیل و خوار ہو گیا ہے۔

شعر نمبر۵۔

دوستوں اب مجھے گردن درد میں کہتے ہو

تم وہی ہو کے میرے زخم سیا کرتے تھے

تشریح

www.ilmkidunya.com

شاعر اس شعر میں اپنے دوست احباب سے گلہ کرتا ہے کہ میرے دوستو تم تو میرے زخموں پر مرہم رکھتے تھے میری دادرسی کرتے تھے مصیبت کی گھڑی میں میرا ساتھ دیتے تھے لیکن اب تمہیں لوگ مجھے سزا وار اور واجب القتل سمجھتے ہو اس سے مصرا اپنے دوستوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ میرے دوستوں میں جب زخم کھاتا تھا تو تم لوگ میرے زخموں کا علاج کیا کرتے تھے اور میرا علاج کرنے کے بعد مجھے دوبارہ مقابلے کے لیے تیار کرتے تھے لیکن اب تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم مجھے مجرم گنہگار اور واجب القتل کہنے لگے ہو حالاں کہ مجھ سے کوئی نیا گناہ سرزد نہیں ہوا۔

www.ilmkidunya.com

شعر نمبر ۶۔

اب تو شہزاد ستاروں پہ لگی ہیں نظریں

کبھی ہم لوگ بھی مٹی میں جیا کرتے تھے

تشریح

شعر غزل کے مقطع میں کہتے ہیں کہ ایک وقت تھا کہ اے انسان مٹی کے گھروں میں زندگی بسر کرتا تھا انتہائی سادگی سے رہتا تھا اور آج انسان نے علم کی بدولت اتنی ترقی کرلی ہے کہ وہ زمین سے بڑھ کے تاروں پر ایک اور جہاں تلاش کرنے لگا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاعر کے ارادے بہت بلند ہے شاعر شہزاد احمد اپنے آپ سے مخاطب ہو

کر کہتے ہیں کہ شہزاد ایک ایسا وقت بھی ہم پر گزرا ہے کہ ہم خاک میں پڑے زندگی بسر کرتے تھے یعنی ضلع تور سپاہی کی زندگی گزارتے تھے لیکن اب وہ زمانہ نہیں رہا بلکہ اب ہماری نظر ستاروں پر لگی ہوئی ہیں اور ہم بلندیوں کی طرف رواں دواں ہیں۔

www.ilmkidunya.com